میرے دل میں ہے ایسی جو گنیا ہوں اور ملکے بھبوت مدینہ چلوں

یہی جا کے مدینہ میں کلمہ پڑھوں یا حبیب خدا یا حبیب خدا

پہلے جلوہ نمائی تمہاری ہوئی پیچھے پیدا خدائی خدا کی ہوئی

آپ پیدا نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ تھا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

تم ہی اول ہو تم ہی آخر ہو تم ہی ظاہر ہو تم ہی باطن ہو

تم شاہ ہو یہ سب ہیں تمہارے گدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

جی میں آتی ہے چیروں گریباں کو میں چھوڑ بستی کو جاؤں بیابانکو میں

میرے سر میں مدینہ کا سودا ہوا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

حد سے بیحد ہو گئی زیست میری بحر عصیاں میں ڈوبی ہے کشتی مری

اسے پار لگا دو برائے خدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

چھوڑ در کو تمہارے میں جاؤں کہاں کروں حال دل اپنا میں کس سے بیاں

یہہ تمہارے ہی در کا فقیر و گدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

بلبل شیدا ہوں روی خواجہ ابرار کا
کب نظر آئیگا مجھکو روضۂ انور تیرا
رنگ و کر خواجہ صاحب نغمۂ بلبل بنا
نور حق بینی کا حاصل چشم دل کو ہی فروغ
مائل اجمیر ہوا در خواہش جنت رہی

رنگ بحر فاں لائیگا ہر پھول اس گلزار کا
کب بنیگا چشم خانہ گھر تیرے انوار کا
کھلگیا جب منہ چمن میں غنچۂ گلزار کا
دیکھ لوں جلوہ جو خواجہ آپکے رخسار کا
کام دے وہ شوق اسکے دل میں نوک خار کا

نور چشم فاطمہ لخت جگر حیدر ہے وہ
ہے وہ والے اخلاص فرزند محمد مختار کا

زہے جو رُخ دیکھا معین الدین چشتی کا — ہوا سو جان سے شیدا معین الدین چشتی کا

فقط ہندوستاں ہی میں نہیں سکہ جما انکا — بجا ہے ہر طرف ڈنکا معین الدین چشتی کا

جواں ہو یا کوئی پیر یا طفل دبستاں ہو — جسے دیکھو وہ شیدا ہے معین الدین چشتی کا

تصدق ایک جاں کیا لاکھ جانیں اسپہ ہو جاؤں — اگر میں دیکھ لوں جلوہ معین الدین چشتی کا

اُسے جوہر مال و زر کی اور گہر کی ہو وے کیا حاجت — پڑا جس سر پہ یہ سایہ معین الدین چشتی کا

مرے جرم و گناہ گو حد سے افزوں ہیں پہ تو انکو — الٰہی بخش دے صدقہ معین الدین چشتی کا

کیا جو تشنہ لب سیراب اُسکو کر دیا فوراً — سہے ایسا زور پرور یا معین الدین چشتی کا

طلب جا کر کیا سائل نے در پر جو وہی پایا — بیاں کس سو نہہ سے ہو رتبہ معین الدین چشتی کا

مدد کو آئے فوراً جب پکارا یا معین الدین — نہ کیوں ہو پھر بھلا شہرہ معین الدین چشتی کا

پڑھے کلمہ برہمن اور دیوی بت پرستی چھوڑ — اگر ایک دیکھ لے جلوہ معین الدین چشتی کا

کرم اور لطف سے اپنے کہیں اے خالق عالم
ایمیں کو دے دکھا روضہ معین الدین چشتی کا

فلک پر جا بجا ڈنکا معین الدین چشتی کا — بنا ہے عرش نقارہ معین الدین چشتی کا

مصور لپٹ کھینچ اتنا تصور رنگ پھر لایا — کہ دل پر کھنچ گیا نقشہ معین الدین چشتی کا

ہے کیسا وجد طوبیٰ جھومتا ہے باغ جنت میں — کہیں کیا پڑ گیا سایہ معین الدین چشتی کا

فرشتے جسکے ہیں فراش و جاروب کش حوریں — عجب دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا

بہار باغ رضواں پھر رہی ہے میری آنکھوں میں — ہے کیسا دلکشا روضہ معین الدین چشتی کا

جلا دے مے پھر گردوں کیا رکھا ہے تیری گردش میں — بڑی نعمت سے ہے خرقہ معین الدین چشتی کا

طفیل پر تو احمد دکھا دے اک نظر مجکو — الہ العالمین جلوہ معین الدین چشتی کا

یہ دن ہیں عرس کے دولہا کی شان دیکھو
بڑے جوبن پہ ہی سہرا معین الدین چشتی کا

کلیم اب کشتیاں بھر بھر کے لیلے گوہر مقصد
دل پر فیض ہے دریا معین الدین چشتی کا

نہ کیوں تھہرہ ہو شیرانہ معین الدین چشتی کا
عجب ساچہرہ ہے مردانہ معین الدین چشتی کا

فلک سو باادب آتے ہیں قدسی اور کروبی
وہ ہی دربار شاہانہ معین الدین چشتی کا

الٰہی برکت مرشد طفیل از سرور عالم
بنا دے مجھکو دیوانہ معین الدین چشتی کا

جھکا کر سر کو جب دیکھا تو پایا آپ کا جلوہ
میرے دل میں ہی کاشانہ معین الدین چشتی کا

خدایا عشق دے ایسا کہیں سب دیکھکر مجکو
وہ آیا دیکھو مستانہ معین الدین چشتی کا

میں قرباں اپنی مرشد کے کہ جسنے آن کی جلدی
بنایا مجکو دیوانہ معین الدین چشتی کا

فرشتوں نے لحد میں یوں کہو لگا پوچھنے کیا ہو
میں ہوں خادم غلامانہ معین الدین چشتی کا

مدح خوان معین الدین چشتی تم مجھے اسدم
سنا دو اور افسانہ معین الدین چشتی کا

مئے عرفان کی ساقی اپنی بزم پاک میں مجکو
پلا دے ایک پیمانہ معین الدین چشتی کا

ہو اعزاز لے اعزار وست پاک سے بخشے
تیرے سر پہ کر پیمانہ معین الدین چشتی کا

ہر اک دل ہی الہ و شیدا معین الدین چشتی کا
جہاں میں ہر طرف شہرہ معین الدین چشتی کا

ہمیں کچھ غم نہیں ہے تابش خورشید محشر سے
ہوا ہے سر پہ ہے سایہ معین الدین چشتی کا

بہت اندھوں کی آنکھیں کھولدیں اور کان بہروں کے
دم اعجاز ہے عیسیٰ معین الدین چشتی کا

جہاں میں شور وغوغا ہی ہر ایک کی زبان پر ہے
جسے دیکھا وہ دیوانہ معین الدین چشتی کا

مزار پاک پر قربان شمع کو جاند ہوتا ہے
یہ دیکھو ہر پروانہ معین الدین چشتی کا

... سلطان التجارت دہلی

اُسے عالم پناہی ہو وہ محبوب الٰہی ہے
وہ پیارا حق کا حق پیارا معین الدین چشتی کا

ولی ہے وہ محمد مصطفےٰ کے دین کا رہبر
در فردوس اک کونچہ معین الدین چشتی کا

جہاں میں ہر کسیکو اک سہارا ہے بہر صورت
علامہ تکو فقط تکیہ معین الدین چشتی کا

جو کچھ علوی نشہ میں بکا رہتا ہو تو سمجھ دو
تو یہ انداز مستانہ معین الدین چشتی کا

میری آنکھوں میں ہے جلوہ معین الدین چشتی کا
میں دیوانہ ہوں اے لوگو معین الدین چشتی کا

گدا اس آستانہ کے نہ چاہیں تاج سلطانی
عجب دربار خواجہ معین الدین چشتی کا

چلو اے تشنگان جام وحدت دیار خواجہ کو
ہے اللہ فیض کا دریا معین الدین چشتی کا

یہ نوبت ہوگئی جاتا ہے اک عالم زیارت کو
بجا ہے ہند میں ڈنکا معین الدین چشتی کا

جسے منظور ہو شان الٰہی دیکھنی ظاہر
وہ آکر دیکھلے جلوہ معین الدین چشتی کا

تمنا گلشن فردوس کی جس کو ہو دنیا میں
وہ آکر دیکھ لے روضہ معین الدین چشتی کا

کوئی پوچھے کہ اکبر کس کا پردہ ہے تو کہہ دونگا
معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا

بلاتا ہے مجھکو دروازہ معین الدین چشتی کا
کہا حق نے مجھے پردہ معین الدین چشتی کا

پیا ہے جس نے پیمانہ معین الدین چشتی کا
ہوا دل سے وہ دیوانہ معین الدین چشتی کا

چلو اے عاشقان فن شراب عشق پینے کو
کھلا ہے آج میخانہ معین الدین چشتی کا

ہزاروں مستفید ہیں دم بدم اسکو جان دینے کو
غضب ہے طرز جانانہ معین الدین چشتی کا

علوی سے حور و غلماں چھوڑ کر جنت کو خواجہ کا
دکھا لاؤں جلوہ خانہ معین الدین چشتی کا

عیاں لوٹتے ہیں سنبل و جواہر گنج شکر کے
سرِ ہے وہ دربار شاہانہ معین الدین چشتی کا

شراب معرفت سی مست ہوں کس در رجھا میکش
مجھے کہتے ہیں مستانہ معین الدین چشتی کا

جہاں میں کیا ہی جلوہ ہی معین الدین چشتی کا
میرا دل مست و شیدا ہی معین الدین چشتی کا

کسیکی کچھ ہی حاجت ہو خدا سے کہکے دلوا دے
یہ ایک ادنی سا شیوہ ہی معین الدین چشتی کا

مرض روحی ہو یا جسمی شفا ملتی ہے دو دونسے
یہ ایسا آستانہ ہے معین الدین چشتی کا

زباں بس چاٹتی ہے لب پیا ہی جسنے وہ پانی
کہ جود ہو ون کہا تا ہی معین الدین چشتی کا

لطیف اپنا تو نصیبہ یاوری پر ہے کہ دل میرا
مناقب روز پڑھتا ہے معین الدین چشتی کا

بھروسہ ہے مجھے سرور معین الدین چشتی کا
زباں پر نام ہے اکثر معین الدین چشتی کا

گلو پر بلبلیں کیوں جاں کو قربان کرتی ہیں
لکھا ہے نام کیا اوپر معین الدین چشتی کا

دلی مقصد وہ پاتا ہی یہاں پر جو کہ آتا ہے
ہے در کیا بندہ پرور معین الدین چشتی کا

خداوندا کبھی تو عالم رویا ہی میں مجھکو
دکھادے چہرۂ انور معین الدین چشتی کا

فدا جاں کس پہ ہے دل کس پہ شیدا کا ہی پروا
معین الدین چشتی پر معین الدین چشتی کا

خدا سب مشکلیں آسان ہیں بندہ کی کرتا ہی
جو لیتا نام ہی اکثر معین الدین چشتی کا

مجھے تخت سلیمانؑ کی نہیں مطلق ہوس واللہ
میں خادم ہو گیا سرور معین الدین چشتی کا

نہایت شوق ہے مولا معین الدین چشتی کا
بہت مشتاق ہی بندہ معین الدین چشتی کا

بڑی سرکار عالی خواجۂ ہند الولی کی ہے
بڑا دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا

در دولت پہ اہل چشت کے جب جبہہ سائی کی
تو میں نے پایا دروازہ معین الدین چشتی کا

غلام قادری ہے بندہ لیکن حکم قادر سے
ہوا حکمی غلام آقا معین الدین چشتی کا

محی الدین قادر کا قدم ہو میری گردن پر
رہے سر پر میرے سایہ معین الدین چشتی کا

تمنائیں دل پر آرزو کی دم میں بر آئیں
رہوں ہر دم میں دم بھرتا معین الدین چشتی کا

خدا کا نور رحمت اسمیں چھن چھن کر برستا ہے
کہ دل بادل ہے ہمگیر معین الدین چشتی کا

گدا آتے ہی لنگر خانہ میں ابدال ہو جائے
جو کھاوے دال ور دلیا معین الدین چشتی کی

شراب چشت دل سے جوش کھا کر منہ سے لیتی ہیں
مذاق ایسا ہے متوالا معین الدین چشتی کا

عجب رتبہ جناب خواجہ اجمیر کا پایا
شریعت میں طریقت میں شہنشاہ ولا پایا

نہ کیوں نازاں ہوں ہم مثل سکندر اپنے طالع پر
محمد سا شفیع ہے اور تجھسا رہنما پایا

شب معراج جو خرقہ ملا شاہ دو عالم کو
وہی تمنے مرے خواجہ رسول اللہ کا پایا

نہیں طاقت زبانمیں شکر خالق ہو ادا کیونکر
کہ اس کے فضل سے ہند الولی سا رہنما پایا

بخط نور پیشانی اقدس پر دم رحلت
حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا پایا

تعالی اللہ ترا وصف کیا میں کیا زبان میری
کہ تونے رتبہ والا فنا فی اللہ کا پایا

تو ہی حاجت روائے اہل حاجت وقت مشکل ہے
معین و دستگیر بیکسان مشکل کشا پایا

جلا دین نبی کو آپنے دی ہند میں آکر
خطاب خواجہ اکبر معین الدین کو پایا

گیا جو اہل حاجت جب کہ دربار اقدس پر
مرادیں اسکی بر آئیں جو کچھ چاہا جو کچھ تھا مدعا پایا

شریعت اور طریقت معرفت کے آپ مخزن ہیں
حقیقت میں خضر تمکو رہ ارشاد کا پایا

اگر چشم حقیقت سے کسی نے آپکو دیکھا
تو فی الواقع تمہیں نائب رسول اللہ کا پایا

جدائی میں تمہاری حافظ مضطر تڑپتا ہے
یہی افسوس ہے کب سے نہ دیدار آپکا پایا

نقاب اپنا الٹینگے خود گیسو ذن مہرباں ہو کر
رہینگے آپ کب تک مبتلائے زلف پیچاں ہو کر

تصدق اہل دل کے خلق کو بندہ بنا پایا
شہ اجمیر ہو کر خواجۂ ہندوستاں ہو کر

ہوا جب بود سے نابود وصل بود ہاتھ آیا
نشاں پایا مرے خواجہ کا ہم نے بے نشاں ہو کر

ترے گلزار عرفاں کی بہاریں لوٹنے آئے
کوئی گلچیں کوئی بلبل کوئی باد وزاں ہو کر

تری رفعت نے دکھلایا شرف معراج کا ایسا
تجھے پایا وزاجب دور پہنچا لا مکاں ہو کر

خواجہ شاہ و بندہ پرور لے خبر
اے حبیب رب اکبر لے خبر

ہجر میں ہوں مثل قمری نعرہ زن
سرو گلزار پیمبر لے خبر

ہو گیا ہے غم سے خوں میرا جگر
اے جگر گوشۂ حیدر لے خبر

قرۃ العین حسن جان حسین
حضرت زہرا کے دلبر لے خبر

میں ہوں اور غم کی اندھیری رات ہے
اے مہ و ماہ منور لے خبر

گلشن دل ہے میرا وقف خزاں
باغ عرفاں کے گل تر لے خبر

معرفت کی راہ پیچا پیچ ہے
میرے مرشد میرے رہبر لے خبر

ہوں اسیر آفت رنج و بلا
رحم کر مجھ پر کرم کر لے خبر

حال بد تر ہے کلیم زار کا
جان آ پہنچی ہے لب پر لے خبر

سر تاجوراں سلطان جہاں یا حضرت میراں خنگ سوار
تم ہی ہو شاہ عرش مکاں یا حضرت میراں خنگ سوار

غازی و دلاور تم سا نہیں اور صف شکن تم سا نہیں
ہے گیا ہی تمہاری شوکت و شاں یا حضرت میراں خنگ سوار

اعدا کو تہ شمشیر کیا تار آگرہ کو تسخیر کیا
بجلی سی چلی جب تیغ رواں یا حضرت میراں خنگ سوار

یا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز — یا واقف راز خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز

آگاہ ہو میرے حال سے تم گم کردہ خرد بیہوش میں گم — دشمن ہیں پئے آزار دہی سلطان الہند غریب نواز

فرما دو تمہیں ہے میری تکلیف سہی کیسی کیسی — ہو داد طلب کی داد رسی سلطان الہند غریب نواز

مونہہ عیش و طرب نے پھیر لیا و ذلت کی غم نے گھیر لیا — سب دور ہوں مصیبت رنج دلی سلطان الہند غریب نواز

سینہ ہو میرا خمخانہ عشق دل اور جگر پروانہ عشق — ای عاشق راز خدا و نبی سلطان الہند غریب نواز

لائی ہے مجھے امید کرم اس خاک کی اور در کی قسم — آیا ہوں پئے حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز

کیا میری زباں کیا میرا بیاں کچھ داں تم پر قربان — کہتے ہیں ملک بھی تمکو یہی سلطان الہند غریب نواز

یہ داغ کہاں تک رنج سہے تم سے نہ کہے تو کہے کس سے
تم آل نبی اولاد علی سلطان الہند غریب نواز

محبوب حبیب حبیب خدا سلطان الہند غریب نواز — محبوب خدا ای جل و علا سلطان الہند غریب نواز

تم قبلہ دین و ایماں ہو تم کعبہ فقیر عرفاں ہو — سب اہل عرفان عشق ولا سلطان الہند غریب نواز

ہر سنگ ترا سنگ موسی ہے جلوہ کناں ہر رنگ ترا — ہی برق تجلی جلوہ ترا سلطان الہند غریب نواز

للہ خبر لو میری شہا کیا حال کہے غم کا دکھ کا
ہے در کا فقیری تیرے گدا سلطان الہند غریب نواز

مخزن جود و دریائے سخا سلطان الہند غریب نواز — دلبند نبی محبوب خدا سلطان الہند غریب نواز

اٹھتے ہیں شعلے سینہ سے میں تنگ ہوا ہوں جینے سے — لو جلد خبر اب ہم کیا سلطان الہند غریب نواز

تم ہو معین دین اکرم خانہ دیں ہی تم سے محکم — سب کفر کی ٹوٹی تمنے بنا سلطان الہند غریب نواز

بار الم سے دل ہے بریاں صدمہ غم سے چشم ہے گریاں — ہوں سینہ فگار تیر جفا سلطان الہند غریب نواز

للہ کرو مجھ پہ بھی کرم اب دل سے مٹا دو درد والم — ہر درد کی تم رکھتے ہو دوا سلطان الہند غریب نواز

تو بھی ہیں دل کے ہوں ٹکڑے یا جان جسم تن سے نکل
ساکت ہوا جس نے ذکر سنا بیہوش ہوا جسنے دیکھا
مضطر ہے جگر بیتاب ہے جی کس سے کہوں کہانی میری
اے مہبط فیض ذات احد و مظہر انوار احمد

راضی ہیں رضا پر جو مرضی سلطان الہند غریب نواز
وہ حسن بشان بو العجبی سلطان الہند غریب نواز
اب تم سے ہی میری آس لگی سلطان الہند غریب نواز
دکہلا دو مجھے صورت اپنی سلطان الہند غریب نواز

محفوظ جو چاہے اپنا بھلا غافل نہ رہا کر تو اصلا
ہر وقت رکہا کر ورد یہی - سلطان الہند غریب نواز

جو کچھ ہوں برا ہوں یا کہ بہلا سلطان الہند غریب نواز
تم عثمان ہارونی اے ماہ حسینی الحسنی -
ہے گوہر کنز اخفیا صدر ایوان ملک بقا
جس وقت تمہارا نام آئے کچھ ایسا تصور بندہ جائے
کیا دیر ہے تو برقع اٹھو دکہلا دو جمال روئے نکو
مومن کافر پر حصر ہے کیا فیضان ہے شاہا عام ترا
مدت گذری اک عمر ہوئی تمنے نہ خبر محتاج کی لی
ابتر ہے بہت حالت میری اے ہند کے والی خبر لی
مسکین محتاج غریب گدا خالی کوئی اس در سے نہ پھرا
دریا متلاطم موج بپا اور راستہ اندہیری دشت ڈرا
لیتا نہیں کوئی میری خبر پہرتا ہوں جہاں میں خاک بسر
لیکر میں شکستہ کوزہ دل پھرتا ہوں لئے آس سوالی
ناقص نالائق ناکارہ ہے سخت نثار آوارہ

بندہ ہوں کرم کر یا خواجا سلطان الہند غریب نواز
ہو مجھ پہ نگاہ لطف و عطا سلطان الہند غریب نواز
دے منبع بحر سکر و فنا سلطان الہند غریب نواز
کہنچ جائے میرے دلپر نقشا سلطان الہند غریب نواز
کر دو مجھے پتلا حیرت کا سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہیں تجھے سب شاہ و گدا سلطان الہند غریب نواز
کیوں بہول گئے مجھکو مولا سلطان الہند غریب نواز
ہے رحم کے قابل حال مرا سلطان الہند غریب نواز
ہے نام غریب نواز ترا سلطان الہند غریب نواز
منجدہار میں ہے بیڑا میرا سلطان الہند غریب نواز
سبدن چہٹا کوچہ تیرا سلطان الہند غریب نواز
اے بحر کرم بہر دے دریا سلطان الہند غریب نواز
ہیں ذات کا تیری ہے یکتا سلطان الہند غریب نواز

طراز شرع کے اختر معین الدین چشتی ہیں
گل گلزار سبطین جناب شافع محشر
ولی اللہ بعد ان کے ہوئے جو ہند میں پیدا

یم عرفان کے گوہر معین الدین چشتی ہیں
نہال گلشن حیدر معین الدین چشتی ہیں
ہر ایک کے ہادی رہبر معین الدین چشتی ہیں

لقب بیکس نوازوں کا جہاں میں ہے انہی کا ثابت
غریبوں پر کرم گستر معین الدین چشتی ہیں

در خواجۂ اولیاء چاہتا ہوں
فقیرانہ میں اور کیا چاہتا ہوں
جمال رخ باصفا چاہتا ہوں
دکھا اپنی صورت میں جلوہ خدا کا

ارم تجھ سے کب اے خدا چاہتا ہوں
ترے در پہ شاہا رہا چاہتا ہوں
یہی روبرو آئینہ چاہتا ہوں
تجھے حق سے اے حقنما چاہتا ہوں

کبھی تو یوں فرمائیے خواجہ صاحب
کہ میں بھی تجھے اے فدا چاہتا ہوں

تیری فرقت کا ہوں بیمار یا خواجہ معین الدین
شہ ملک ولایت ہو مہ چرخ سعادت ہو
مرے ورد زبان ہر دم تمہارا اسم اعظم ہو
تیری فرقت میں ہے اندھیرے جہاں گردوں کا

نگاہ لطف کر اک بار یا خواجہ معین الدین
حبیب خالق غفار یا خواجہ معین الدین
وظیفہ ہے یہی درکار یا خواجہ معین الدین
دکھا دے روئے پر انوار یا خواجہ معین الدین

بفرمان خدا گفتم ثنایت لطف عاصی
ندارم دست در اشعار یا خواجہ معین الدین

رقم کیسے ہو صفت تیری معین الدین اجمیری
تیرے دربار جو آئے مطالب سارے پا گئے

وہ عالی شان ہے تیری معین الدین اجمیری
سخی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

زمین و آسمان تیرا مکین و لامکاں تیرا — فلک پر دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری

تیرے دریائے رحمت میں سفینہ کب میرا اٹکے — تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

بیاں کب کر سکوں تیرا کہاں مقدور ہے میرا — جہاں میں دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری

تو ہے مقبول اللہ کا پیارا ہے محمد کا — بیاں کیا ہو صفت تیری معین الدین اجمیری

پیاسے جتنے آتے ہیں وہ سب سیراب ہوتے ہیں — عجب جود و سخا تیری معین الدین اجمیری

زمیں پر نام ہے تیرا فلک پر حور و غلماں کے — سبھی ہیں یاد میں تیری معین الدین اجمیری

خط ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ — لکھا ماتھے پہ ہے تیری معین الدین اجمیری

علاؤ الدین نظام الدین فریدالدین قطب الدین
وہ ذات پنجتن تیری معین الدین اجمیری

پڑا ہوں آپ کے در پر معین الدین اجمیری — نہ اب پھر جائیے در در معین الدین اجمیری

گذرتی ہے جو کچھ دل پر بیاں کس سے کروں جا کر — ہے روشن حال سب تم پر معین الدین اجمیری

زمانے سے میں تنگ آ کر ہجوم غم سے گھبرا کر — میں آیا آپ کے در پر معین الدین اجمیری

نہ چھوڑوں گا تمہارا در نہ چھوڑوں گا تمہارا در — یہ در ہے اور میرا سر معین الدین اجمیری

ہجوم یاس کا لشکر کہ چھوٹے ملک دل افسر — بچے جان حزیں کیونکر معین الدین اجمیری

نہایت حال ہے ابتر نہ کوئی یار ہے یاور
ندا اب ہے بہت مضطر معین الدین اجمیری

حبیب خاص یزدانی معین الدین اجمیری — تری ہے ذات لاثانی معین الدین اجمیری

نظر جب آ گیا چہرہ اٹھا یہ خلق میں چرچا — کہ تو ہے نور رحمانی معین الدین اجمیری

تمہارا رخ ہے نور عرفاں سے تمہارے رخ کی تابانی — ہوا ہے ہند نورانی معین الدین اجمیری

نہ ہے یہ حسن بیاں کہ ہے اللہ شیدائی — نہیں ثانی کوئی تیرا معین الدین اجمیری
نبی کا نازنیں تو ہے علی کا جانشیں تو ہے — تو ہی مقبول ربانی معین الدین اجمیری

ہے زبان دم آپکا مسکیں ہا کرتا ہے وہ غمگیں
کرو دفع پریشانی معین الدین اجمیری

ہے شہرت خلق میں تیری معین الدین اجمیری — مدد للہ کر میری معین الدین اجمیری
نہیں اب تک ہوئی افسوس حاصل میری آنکھوں کو — ترے دیدار سے میری معین الدین اجمیری
بچایا ہر گھڑی مجھکو غم و اندوہ حرماں سے — عنایت کیا ہی کم تیری معین الدین اجمیری
تیری صورت رہی پیش نظر ہر وقت ہر لحظہ — یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری

زباں پر جوش الفت سے یہی جاری ہے ای حاجی
معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری — نبی کا نور دیدہ ہے معین الدین اجمیری
تری تعظیم خاطر شب و روز آستانہ پر — سر گردوں خمیدہ ہی معین الدین اجمیری
منازل کر کے طے ای سالکو ساری حقیقت کے — بقرب حق رسیدہ ہی معین الدین اجمیری
نسیم صبح گلزار طریقت آپکے دم سے — میرے دلمیں چمپیدہ ہی معین الدین اجمیری
ترے اخلاق پر ہی پرتو خلق رسول اللہ — صفت تیری حمیدہ ہی معین الدین اجمیری
اسی کا دل ہے اسرار حقیقت سے ترا واقف — خدا تک جو رسیدہ ہے معین الدین اجمیری

کوئی کچھ بھی سہے کیا خوف ہی لیکن ترے در پر
فدا کا سر خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

مری بگڑی بنا دینا معین الدین اجمیری — مرے مخدوم ہو تم یا معین الدین اجمیری

تمہارا باغ چشتی سرو گلزار بہشتی ہیں
معین بیکساں مولا معین الدین اجمیری

زمانہ فیض پاتا ہے تمہاری آستانہ سے
کوئی سائل نہیں پھرتا معین الدین اجمیری

لباس فقر میں آئیں نہ کیوں اولیا در پر
کہ شاہ ہند ہو تم یا معین الدین اجمیری

تصدق فیض کے تیرے مجھے بھی کچھ عنایت ہو
میں سائل ہوں ترے در کا معین الدین اجمیری

بھریں جس جسنے دیگ انکی مرادیں ہو گئیں پوری
دعا تیری اثر تیرا معین الدین اجمیری

جو دیکھا غور سے اکبر نے ہر شے میں نظر آیا
سراسر آپ کا جلوہ معین الدین اجمیری

سنبھالے تم ہی چشم تر میری معین الدین اجمیری
خدارا لو خبر میری معین الدین اجمیری

نہیں ہے کوئی حامی میرا اس وقت مصیبت میں
ہے تم پر اب نظر میری معین الدین اجمیری

عجب کیا ہے اگر مجھکو جلا کر خاک کر ڈالے
یہ آہ پر شرر تیری معین الدین اجمیری

نبھا دے گر نہ تم سا پیر کامل تو بنے کیونکر
بنی ہی جان پر میری معین الدین اجمیری

دکھا کر چہرہ پر نور صبح عید کر دیجئے
ہی شام غم سحر میری معین الدین اجمیری

میرے سر پر فلک نے رکھدیا ہی کوہ غم کیسا
نہ کیوں ٹوٹے کمر میری معین الدین اجمیری

ہوئی فضل الٰہی سے رسائی آپکے در تک
ہی قسمت اوج پر میری معین الدین اجمیری

تو جذبہ آپکی گر ہو تو دکھلاوے اثر اپنا
دعا ہے بے اثر میری معین الدین اجمیری

کا پیچم خستہ و دل ریش کا بھی مقصد حاصل ہو
دعا ہے ہر سحر میری معین الدین اجمیری

بہار باغ سبحانی گل تر شاخ صمدانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

ستون اہل اسلامی تو احیاء مسلمانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو یرا اسرار دل واقف حقیقت جان تو میدانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

زہے حرمت میشود ہر ذرہ چون خورشید نورانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

توئی مقبول ربانی توئی منظور سبحانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو شاہ ملک ایمانی تو ماہ چرخ ایقانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو محرم حال رندانی تو دانی فال مستانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو ماہ سنجری شاہا تو مہر ملک جیلانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

منم بندہ تو آقائی منم چاکر تو سلطانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

عنی این مصرعہ برخوانی مکن طی سبحہ گردانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

سر زمین اللہ کیا ہے پر فضا اجمیر کی — پھر دکھا مجھکو بہار خوش فضا اجمیر کی

روز کرتا ہوں خدا سے التجا اجمیر کی — مانگتا ہوں شاہ طیبہ سے دعا اجمیر کی

آتی ہے شوق زیارت میں یہاں خلق خدا — بڑھ گئی توقیر کیا تجھ سے شہا اجمیر کی

جاں نثار خواجہ صاحب ہو گیا ہوں اے فدا
جائے گی کیونکر میرے دل سے ولا اجمیر کی

صفت کس سے بیاں ہو یا معین الدین اجمیری — کہ سلطان جہاں ہو یا معین الدین اجمیری

قدم سے آپکے ہے ہند رشک گلشن جنت — شہ ہندوستاں ہو یا معین الدین اجمیری

نہ کیوں نام مبارک کا وظیفہ مجھسے ہو ہر دم — میرے دل میری جاں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارے لطف مولا کہوں لا ابتک منتظر ہیں — عجب رحمت نشاں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارے قدم پاک میں ہر دم تڑپتا ہوں — کہاں جلوہ کناں ہو یا معین الدین اجمیری

شہا لطف و عنایت کی نظر ہو تیرے غلاموں پر — کہ فضل حق عیاں ہو یا معین الدین اجمیری

مرا تسکین دل ہے نام پاک شاہ ہر لحظہ — یہی ہے آرام جاں ہو یا معین الدین اجمیری

ابھی لطف رسول اللہ اور فضل خدا ہووے — اگر تم مہرباں یا معین الدین اجمیری

تمہاری شان و عزت کا کہاں ثانی ہو عالم میں — سلیمان دو زماں ہو یا معین الدین اجمیری

ندیم بارگاہ پاک سلطان رسل تم ہو — خدا کے رازداں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارا گوشۂ ابرو اگر ہووے غلاموں پہ — عیاں مستر نہاں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارا فیض عالم میں چمن پیرائے رحمت ہے — بہار کن فکاں ہو یا معین الدین اجمیری

ضیا پر بھی شتابی اک نظر ہو لطف رحمت کی
دوائے درد جاں ہو یا معین الدین اجمیری

زیارت کا مشتاق ہے تیری معین الدین اجمیری — بنا ہے آرزو میری معین الدین اجمیری

یقین ہے یہ کہ ذرہ غیرت خورشید بن جائے — جو چشم مہر ہو تیری معین الدین اجمیری

کروں کیا عرض تجھ سے کہ تو تو آپ واقف ہے — عیاں ہے روشنی تیری معین الدین اجمیری

دکھا دو اک نظر جلوہ معین الدین اجمیری — ہیں ایک مدت سے ہوں شیدا معین الدین اجمیری

تیرے الطاف ہیں شاہا اسے خوف قیامت کیا — جو خادم ہو تیرے در کا معین الدین اجمیری

تیرے دربار میں حاضر ہوں سب بندہ ہی بن جا کے — تعجب ہے میرے مولا معین الدین اجمیری

بیگانوں سے غرض ہے اور نہ بیگانوں سے کچھ مطلب
تمہارا ہو رہا ہوں میں متوالا معین الدین اجمیری

اسی ارمان میں بیٹھا رہا ہوں میں آپ کے در پر — کہ ہو جائے میری سیری معین الدین اجمیری

پلا دے بادۂ وحدت مجھے اے ساقی عرفاں — بجھا دے تشنگی میری معین الدین اجمیری

تمنا ہے یہی دن رات ابتو تیرے کوچہ میں
گدا بنکر کروں پہیری معین الدین اجمیری

کہیں جلدی لگا دو مجکو رستے پر طریقت کے
تمنا ہے یہی میری معین الدین اجمیری

ترا فیض و کرم ہے ورنہ میں کیا میری ہستی کیا
لکہوں میں اور صفت تیری معین الدین اجمیری

دکہاکر خواب میں جلوہ کرم مجہپر کیا کیسا
میری تقدیر ہے پہیری معین الدین اجمیری

قیامت تک نہ اٹہونگا میں ایسا جمکے بیٹہونگا
تری چوکہٹ جو آ گہیری معین الدین اجمیری

جمال پاک آنکہوںمیں مری ہر وقت پہرتا ہے
مگر ہوتی نہیں سیری معین الدین اجمیری

سراج السالکین قطب مشائخ عاشق یزداں
یہ ہے ادنی صفت تیری معین الدین اجمیری

تمنا ہے کہ مرتے دم میری وردِ زباں ہووے
معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

بلاطم بحر عصیاں کا کہیں مجکو نہ لے ڈوبے
تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

میں ہوں گم کردہ رہ اے رہنمائے منزلِ عرفاں
ہے لازم رہبری میری معین الدین اجمیری

غلام خاندانِ چشت ہوں گو روسیہ ہوں میں
تجہی کو شرم ہے میری معین الدین اجمیری

قمر سو جان سے صدقہ ابھی روئے منور پر
جو صورت دیکھ لے تیری معین الدین اجمیری

دل و جاں تم پہ قرباں ہیں معین الدین اجمیری
تمہارے بندہ سلطاں ہیں معین الدین اجمیری

دلِ اہلِ حقیقت جہلک ہے فیض باطن کی
چراغ بحر عرفاں ہیں معین الدین اجمیری

ضیائے فیض سے ذرے چمکے مہر بنتے ہیں
سراسر نور یزداں ہیں معین الدین اجمیری

شریعت میں طریقت میں ہے فیض حضرت کا
معین دین و ایماں ہیں معین الدین اجمیری

فلک سے بڑہکے رفعت میں در اقدس تمہارا ہے
ملایک جسکی درباں ہیں معین الدین اجمیری

نسیم لطف حضرت سے کہلے ہیں پہول مقصد کے
بہار باغ امکاں ہیں معین الدین اجمیری

تمہاری فیض سے بنا ہا جہاں اس درجہ روشن ہے — کہ ذرے مہر تاباں ہیں معین الدین اجمیری
ہے زیبا خواجگی تم کو کہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہو — سلامی در کے سلطاں ہیں معین الدین اجمیری

عروج خستہ خاطر خبر بہر خدا لیجیے
کہ فکریں دشمن جاں ہیں معین الدین اجمیری

شکوہ و عز و شاں تیری معین الدین اجمیری — عیاں ہے ہر زماں تیری معین الدین اجمیری
ترا وہ دست بخشش ہے خدا جانے کریمانہ — ہے بخشش میں جہاں تیری معین الدین اجمیری
نہ ہو کیوں عرش سے خواجہ تمہاری کُنہ کا پایا — عیاں تر اچہ بیاں تیری معین الدین اجمیری
زمانہ سوئے نگراں ہے عجب سرکار والا ہے — اے خواجہ خواجگاں تیری معین الدین اجمیری
کروں منّیں فرش جان و دل بچھاوں پتلیاں اپنی — جہاں دارو رواں تیری معین الدین اجمیری
عجب ذات مقدس فیض بخش ہر دو عالم ہے — مفخر چشتیاں تیری معین الدین اجمیری
خدا اس دل کو سودا دے جو ہووے کاسہ مغفر — تمنا کارواں تیری معین الدین اجمیری
تری نظم دُرِ سلک ثنا اے نثر باراں نے — ثنا گوہر نشاں تیری معین الدین اجمیری
غلام خاندان چشت کی جانب نظر ہووے — معاون بیکساں تیری معین الدین اجمیری
بصد شوق اے قبلہ ادب سے رو بقبلہ ہوں — علی شاں قبلہ شاں تیری معین الدین اجمیری

ہمارا یا ہم آوازہ نفخ فی الصور کے نکلے
دو ہائی بلبل آواں تیری معین الدین اجمیری

تو شاہ ہند ہے حضوری معین الدین اجمیری — ولایت ہند ہے تیری معین الدین اجمیری
اسی کے دامن خواہش میں ہے دولت لازوالی — حضوری ہو اگر تیری معین الدین اجمیری

شرف جو زیارت سے تری روضہ کے ہوا پایا
ہوا نازی سے وہ نوری معین الدین اجمیری

دیا ہی فخر مجکو حق نے سارے اولیا اوپر
نہین ثانی کوئی تیری معین الدین اجمیری

حروف سامات فی جبہ اللہ تیرے سو لکھے
جبیں پر لکھ چکا باری معین الدین اجمیری

عدد تو بتاہی گر دو دن ہر زمیں ہی ہو گئی دشمن
مدد فرماؤ تم میری معین الدین اجمیری

تلاطم بحر گرداب بلامیں ڈوبی جاتی ہے
تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

نزول مہربانی سے دل مغموم مضطر کے
خدارا کر تو مسرور ہی معین الدین اجمیری

دکھاؤ صورت زیبا معین الدین اجمیری
تڑپتا ہے دل شیدا معین الدین اجمیری

ہوا تیرے کہاں جاؤں دل اپنا کس سے بہلاؤں
شفیق ایسا کہاں پاؤں معین الدین اجمیری

حبیب کبریا ہو تم شہ ہر دو سرا ہو تم
دلوں کے مدعا ہو تم معین الدین اجمیری

خدا کے واسطے آؤ ترحم جلد فرماؤ
خدارا شکل دکھلاؤ معین الدین اجمیری

مزار فیض حقانی ہے مظہر قطب ربانی
کرامت میں ہوا ثانی معین الدین اجمیری

اے مظہر نور صدق و صفا یا حضرت خواجہ ہند ولی
ای مصدر کیف خلق و ولا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ای رونق گلشن کون و مکاں ای والی حاکم ہندوستاں
ای منبع رحمت و شان حیا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ای صیقل زنگ دل اہل الم ای مظہر کیف و فیض اتم
مقبول ہو اپنی کاش دعا یا حضرت خواجہ ہند ولی

سیماب صفت بیتاب ہوں میں بیخود ہوں خراب ہوں بیکس ہوں
اب آپ کا کرم ہو جلد ہی دوا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ہو طواف در سرکار نصیب شاہد ارماں سے قریب
اور تنگ مراد ہو صبح مسا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ہو خلوت دلبر نگہ کرم ہو جوش پہ موج فیض کرم
آ شاد کرم ہوں جلوہ نما یا حضرت خواجہ ہند ولی

زنگار معاصی ہو وے جدا آئینہ صفت ہو دل کی صفا
انوار دلی کی ہو وے عطا یا حضرت خواجہ ہند ولی

سلطان جہاں محبوبوں کے ولی یا خواجہ معین الدین ولی
مقبول خدا اولاد علی یا خواجہ معین الدین ولی

ہو نقش حفاظت نام ترا تعویذ مجھے یہ خوب ملا
واللہ یہی ہے ناد علی یا خواجہ معین الدین ولی

یا نوح کرم ہستی لبنی دو پار لگا کشتی کو مری
طوفان بلا میں ڈوب چلی یا خواجہ معین الدین ولی

اے خسرو شاہ جہاں اب سے تمہارے جاؤں کہاں
میں جہاں پھرا ایک گلی یا خواجہ معین الدین ولی

اک جلوہ دکھا دو پھر خدا دل سوز الم نے پھونک دیا
اب آتش غم سے جان چلی یا خواجہ معین الدین ولی

اک باد نسیم فیض عطا اس غنچہ دل کو میرے کھلا
یہ شاخ کبھی پھولی نہ پھلی یا خواجہ معین الدین ولی

جب روح مری تن سے نکلے گلشن باغ جنت
کھل کھل کے کھلے ہر ایک کلی یا خواجہ معین الدین ولی

اے ابر کرم دریا سخا صدقہ ترا ہو میری دعا
مقبول جناب لم یزلی یا خواجہ معین الدین ولی

روشن ہی تھیں سب حال دلی اک عرض وفا ہی تم سے یہی
ہو دونوں جہاں میں بات بھلی یا خواجہ معین الدین ولی

بیٹھے ہوئے ہیں کب بالیں پہ آئے خواجہ
کہاں ہے زبان کر لوں شکر خدائے خواجہ

اللہ مجھکو رکھے محو لقائے خواجہ
دیکھا کریں نگاہیں ہر دم ضیائے خواجہ

ابروئے حور کے ہوں کشتے جناب زاہد
میں ہو گیا اسیر تیغ ادائے خواجہ

خواجہ نگر میں جاتا یوں ہو میرا خستہ آیا
دل میں ہو یاد خواجہ لب پر ثنائے خواجہ

ہو جائے خاک جلکر خرمن سرے گناہ کا
دلسوز بھی گر دکھا دے برق ادائے خواجہ

ایسی کہاں ہے یارو تقدیر مجھ گدا کی
دربار میں جو لے مجھکو بلائے خواجہ

کوئی بیکسی میں حامی ہوا ہمارا
امداد کو ہماری آئے تو آئے خواجہ

دل ہمیں کی تمہاری حاصل ہو جبہ سائی
سر میں یہ دھن سمائی بیٹھے بٹھائے خواجہ

مقبول کیوں نہ اسکے اشعار ہوں جہاں میں
مشہور ہے تجمل مدحت سرائے خواجہ

پلا میخانۂ مستی میں مجھے وہ جام یا خواجہ
کہ ہوں مست خدائی لوں خدا کا نام یا خواجہ

غرض یہ بندہ مفلس ہے صبح و شام یا خواجہ
عطا ہو دولت عرفاں کے مجھ انعام یا خواجہ

زباں پر کلمۂ حق وقت مرنے کے رواں ہو گا
مدد سے آپکی ہو گا بخیر انجام یا خواجہ

ترے الطاف اور ترے کرم کا منتظر ہوں میں
ادھر بھی ہو نگاہ دیدۂ اکرام یا خواجہ

عجب حاجت روا پایا ہے میں نے اس وظیفہ کو
دم مشکل نہ لوں کیونکر تمہارا نام یا خواجہ

جدائی میں آشفتہ کو تیرے چین ہو کیوں کر
کہ ہے تو ہی فدا کا راحت و آرام یا خواجہ

کرتی ہے قتل ہر دم تیغ ادائے خواجہ
ہیں جان و دل اسیر زلف دوتائے خواجہ

کیا ماہ و مہر ہی ہیں شیدا روئے انور
عالم ہیں جسکو دیکھا وہ ہے فدائے خواجہ

مقصد کے موتیوں سے بھرتا ہے چرخ دامن
آتا ہے جوش پر جب بحر عطائے خواجہ

میری بھی دعا ہے دن رات تجھ سے یا رب
مقصد برائے دل کا ہے سر برائے خواجہ

ہے آئین سربلندی دونوں جہاں کی یا دل
کیونکر نہ ڈال دوں میں سر زیر پائے خواجہ

سکندر و فریدوں کے در پہ جائیں کیوں ہم
کافی ہے آستانہ دولت سرائے خواجہ

ہو طور کی تجلی ظاہر کلیم بے شک
گر روئے ضیا سے پردہ اٹھائے خواجہ

مختصر سوانح عمری خواجہ صاحب رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ صاحب قصبہ سنجرستان میں جو ملک غور کے شہروں سے ہے ۵۳۷ھ میں تولد ہوئے آپکے والد کا نام سید غیاث الدین اور والدہ کا نام بی بی ماہ نور تھا۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی رح ابن خواجہ غیاث الدین رح ابن سید ضیاء الدین رح ابن سید ابوالمعانی رح ابن سید عبد العزیز رح ابن سید ابراہیم رح ابن امام موسی کاظم ابن ابا منا امام حضرت جعفر صادق رح ابن امام محمد باقر رح ابن امام زین العابدین رض ابن امام ابو عبد اللہ حسین رض ابن اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابیطالب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ آپ ساداتِ حسنی حسینی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں آپکے والد ماجد نے قضائے الٰہی سے انتقال کیا اور ایک باغ کارخانہ پن چکی کا اسا چھوڑا اس گانو میں ایک مجذوب کامل ابراہیم قندوزی رہتے تھے ایکروز اتفاق سے ان بزرگ کا گذر آپکے باغ میں ہوا آپ اسوقت درختوں کو پانی دے رہے تھے آپ انکو دیکھتے ہی بہت تعظیم سے پیش آئے اور کچھ خوشہ انگور پیش نظر کئے اسوقت ابراہیم قندوزی نے خوش ہوکر جیب سے ایک ٹکڑا کھل کا نکالا اور دانت سے کتر کر خواجہ صاحب کو دیا اس ٹکڑے کے کھانے کے بعد خواجہ صاحب کا دل نورانی ہوگیا اور دنیا سے موہنہ موڑ سب باغ و کارخانہ وغیرہ فروخت کرکے راہ خدا میں خرچ کیا اور وہاں سے سمرقند و بخارا کی طرف سفر کیا اور حسام الدین

بخارا ہی سے قرآن شریف حفظ کیا اور ظاہری کمال حاصل کیا۔ وہاں سے قصبہ ہارون میں کہ نیشاپور کے گرد نواح سے ہے تشریف لیگئے اور خواجہ عثمان ہارونی چشتی سے بیعت حاصل کی اور عبادت و ریاضت میں محنت کرنے لگے آپکا شجرہ بیعت یہ ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے وہ مرید حاجی شریف زندنی کے وہ مرید خواجہ مودود چشتی کے وہ مرید اپنے والد کے وہ مرید خواجہ یوسف چشتی کے وہ مرید اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی کے وہ مرید اپنے والد احمد ابدال چشتی کے وہ مرید خواجہ اسحق شامی کے وہ مرید خواجہ ممشاد علی علو دینوری کے وہ مرید شیخ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری کے وہ مرید شیخ سدید الدین کے وہ مرید سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی کے وہ مرید حضرت شیخ ابوالفیض کے وہ مرید شیخ ابوالفضل کے وہ مرید حضرت عبدالواحد بن زید کے وہ مرید حضرت شیخ حسن بصری انصاری کے وہ مرید حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے وہ مرید آنحضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الغرض بیس برس چھ مہینے کی عبادت کے بعد آپ نے عہدہ خلافت حاصل کیا۔ بعد اس کے آپ قصبہ سنجار تشریف لیگئے اور پندرہ روز کے قیام کے بعد قصبہ جیل تشریف لائے جو بغداد شریف کے سات کوس کے فاصلہ پر ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان میں یہین قیام کیا تھا۔ بغداد شریف میں آپ نے حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت سے فیض حاصل کیا۔ جیل میں ابتک آپکا حجرہ موجود ہے۔ الغرض جیل سے ہمدان تبریز و استرآباد و ہرات ہوتے ہوئے بموجب فرمان اپنے مرشد عالی کے مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہاں زیارت سے مشرف ہو کر

مدینہ منورہ تشریف لائے اور زیارت سے فیض یاب ہوئے ایک دن آپ زیارت
میں مصروف تھے کہ ندائے غیبی ہوئی کہ اے معین الدین ہمارے ملک ہندوستان کو
جاؤ اور اجمیر میں جہاں کہ کفر و شرک کثرت سے ہے تمہارے وہاں جانے سے
خداوند تعالیٰ اسلام کو قوت دے گا۔ آپ نے تعجب کیا کہ یا الٰہی اجمیر کہاں ہے
اسی فکر میں آپکو غنودگی آئی اور آنکھ جھپک گئی عرصہ خواب میں خاتم المرسلین شفیع المذنبین
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور آنکھ جھپکتے میں مغرب سے مشرق سے
اور شمال سے جنوب تک اور اجمیر کے قلعہ اور پہاڑ سب کا نقشہ دکھایا اور ایک انار
جو آنحضرت صلعم بہشت سے لائے تھے آپکو عطا فرمایا آپنے خواب سے
بیدار ہوکر ہمت چست باندھی اور ملک ہند کا راستہ لیا ہر ایک شہر و قصبات میں
ہر ایک بزرگ سے ملتے ہوئے غزنی و لاہور و دہلی ہوتے ہوئے اجمیر شریف تشریف
لائے اسوقت آپ کے ہمراہ ۴۰ درویش تھے اجمیر میں رائے پتھورا حکومت
کرتا تھا۔ اس راجہ کو اوسکی ماں نے ۱۲ برس پہلے نجوم سے دریافت کرکے کہدیا تھا
کہ ایک بزرگ اس صورت اور شکل کا تیرے ملک میں آئے گا اور تیرا راج تباہ کریگا
اس پیشین گوئی سے راجہ غمگین و اداس رہنے لگا اور مخبر واسطے تلاش کے جابجا مقرر
کردیے۔ سمانہ گاؤں میں جو پٹیالہ نواح سے ہو گذر ہوا جب مخبروں نے آپ
کو پہچانا تو طرح طرح کے فریب و دھوکے آپ کو دیے کہ آپ یہاں قیام کریں
مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپکو بشارت ہوچکی تھی کہ ان کا کہنا ہرگز
مت ماننا۔ لہذا آپنے اُن جھوٹے مکاروں کی ایک نہ سُنی اور اپنے ہمراہیوں کو
اس بشارت سے آگاہ کردیا اور روانہ اجمیر ہوگئے۔ اجمیر پہونچکر آپنے یالا آنا تھا مگر

کنارے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام کیا اسوقت راجہ کے ایک نوکر نے جلا کر کہا کہ یہاں
نہ ٹھہرو اسجگہ راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمکو اس کے اونٹوں سے
کوئی مطلب نہیں بیٹھے رہیں آپکے اس ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ اونٹ پھر نہ اُٹھ سکے
آپنے بیفکر ہوکر وہاں قیام کیا آپکے ساتھیوں میں اکثر جانوروں کو شکار کرکے کباب
کرنے لگے بعض درویش سیر کرتے ہوئے تالاب کے کنارے گئے جہاں اُن کافروں کے بیسیوں
بتخانے تھے اور جن میں ہزاروں من تیل روشن ہوتا تھا استنجا پاک کرکے وضو کا ارادہ کیا۔
اسپر برہمن لڑنیکو تیار ہوگئے آپکے ہمراہیوں نے آپسے اس واقعہ کا ذکر کیا آپنے
اسی وقت تالاب کا تمام پانی بزور کرامت خداداد اپنی چھاگل میں لیلیا کیونکہ اجمیر میں
سوائے اس تالاب کے پانی کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس لئے شہر میں بغیر پانی کے پریشانی
پھیلگئی اور پیاس کی شدت سے بیتاب ہونے لگے پانی تالاب کا خشک ہونے اور اونٹوں
کے معذور ہو جانیکی خبر راجہ کو پہنچی وہ نہایت پریشان ہوا اور اپنی ماں سے کل حال بیان
کیا اُسنے جوابدیا کہ یہ وہی شخص ہے جسکے آنیکی خبر میںنے تجھکو دی تھی اب بجائے اسکے
تو اسکو کسی قسم کی تکلیف دے ادب کرو ورنہ بہت جلد تباہ ہوگا۔ اس مغرور نے
اپنی ماں کا کہنا نہ مانا اسی وقت اپنے گرو جوگی جیپال کو جو بڑا جادوگر تھا اس واردات
کی اطلاع بھیجی کیونکہ راجہ کو اسپر بڑا بھروسہ تھا۔ اسکے لئے تاکید کی کہ بہت جلد آجاؤ
جیپال نے کہلا بھیجا کہ یہ بھی کوئی جادوگر ہے میں ابھی آتا ہوں۔ راجہ یہ بات سنکر
بہت خوش ہوا اور محل سے واسطے تکلیف دینے ہی خواجہ صاحب نکلا یہ خیال آتے ہی فوراً
اندھا ہوگیا جب اس ناپاک ارادہ کو دور کیا بینا ہوگیا اسی طرح خواجہ صاحب کی
خدمت میں پہنچنے تک وہ سات بار اندھا و بینا ہوا۔ غرضیکہ جب راجہ آپکی

تمیں پہنچا اور جیپال جوگی سات سو چار آگ کے اور سات سو اژدہے آتش فشاں
لیکر واسطے آپ کے مقابلے کے آیا۔ آپ نے یہ واقعہ دیکھکر وضو کیا اور اپنے ساتھیوں کو
لیکر ایک حصار اپنے گرد کھینچا۔ مدد خدا سے جو زور کرامت دکھایا تو سارا پاکھنڈ جادو گر و نہوا
اور پھر ایک چکر آگ کا سرد ہوا اژدہے جادو کے سر مار کر مر گئے جیپال جوگی اور راجہ
پتھورا کا یہ حال دیکھکر رنگ اُڑنے لگا۔ اور رسوائی عاجزی کے کچھ بن نہ پڑا اور عرض
کرنے لگے۔ سزا اب پا چکے ہیں ہم یہ بدبختی تھی اپنی کی دوہائی ہے دہائی ہے معین الدین
چشتی کی یہ بن پانی کے جاتی ہے جان اب ساری بستی کی دوہائی ہے دہائی ہے
معین الدین چشتی کی یہ کمبختی تھی سب اپنی جو ایسی بت پرستی کی۔ دوہائی ہے۔
دوہائی ہے معین الدین چشتی کی۔ آپنے جب یہ گریہ و زاری سنی دریائے کرم جوش
پر آیا۔ جیپال جوگی سے فرمایا کہ چھاگل اٹھالا جیپال نے اپنی کل طاقت خرچ کی مگر چھاگل کو
جنبش نہ ہوئی جیپال نے شرمندہ ہوکر آنکھیں نیچی کر لیں۔ آپ نے فرمایا یہ جادو
نہیں ہے جو چل جائے یہ فقیروں کی چھاگل ہے تجھ جیسے کافروں سے کب ہلتی
ہے۔ آپنے اُسی وقت عبداللہ عرف شادی جن سے فرمایا کہ چھاگل اٹھالاؤ وہ بموجب
ارشاد چھاگل اُٹھا لایا۔ اور بموجب ارشاد آپکے پانی چھوڑ دیا جس سے دونو تالاب پر
ہو گئے۔ اِس کے بعد آپنے اونٹوں کیواسطے دعا فرمائی اونٹ بھی چلنے لگے۔
جیپال یہ کرامت دیکھکر فوراً مسلمان ہوگیا اور عرض کی کہ یا حضرت میرے حق میں
دعا کیجیے کہ قیامت تک زندہ رہوں آپنے دعا فرمائی اور کہا جا بحکم خدا قیامت تک زندہ
رہیگا۔ راجہ رنجیدہ ہوا اور تمام کافر کف افسوس ملتے رہ گئے خواجہ صاحب نے راجہ سے بار بار
مسلمان ہونیکو کہا مگر اُسنے اسلام قبول نہ کیا۔ الغرض جیپال اور عبداللہ آپکو اپنے مکان پر لے گئے آپنے وہ

جگہ پسند فرمائی جماعت خانہ عبادتخانہ باورچیخانہ بنوایا جسجگہ حضور کا باورچیخانہ تھا وہ جگہ اب دفتر ہے
ہے اس عرصہ میں خواجہ صاحب سے ایک پیشینگوئی ظاہر ہوئی جس سے راجہ بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ غیب کی
بیہودہ گوئی کرتا ہے اس سے کہو کہ یہاں سے چلا جائے خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ عنقریب یا تو تو جاتا ہے یا ہم جاتے ہیں
اسی عرصہ میں سلطان شہاب الدین غوری کو بشارت ہوئی کہ ہندوستان جاؤ اب کے مرتبہ تمہاری
فتح ہو وہ اسیوقت ایک لشکر جرار لیکر چڑہ آیا اور تہانیسر پر راجہ سے لڑائی ہوئی کیونکہ مدد غیبی ساتھ تھی
اور خواجہ صاحب کے فرمان کا اثر تھا شہاب الدین نے فتح پائی اور پتھورا گرفتار ہوا اسکے بعد شہاب الدین
دہلی و کل اطراف وجوانب زیر کرتا ہوا اجمیر شریف پہنچا اور تاراگڈہ کے قلعہ پر شاہ وجیہ الدین صاحب کو
قلعدار کیا جنکی ایک صاحبزادی جو خواجہ صاحب سے منسوب تھیں اجمیر شریف سے واپس کر شہاب الدین
دہلی آیا اور قطب الدین ایبک کو جو نہایت قوی اور سخاوت میں نیکنام تہا دہلی کے تخت پر اپنا ولیعہد مقرر کیا
اور غزنی کیطرف روانہ ہوا جاتے وقت دریا سندھ پر گکھڑوں نے اسکو شہید کیا جب یہ خبر آہستہ آہستہ اجمیر
پہنچی تو کافروں نے وجیہ الدین قلعدار پر شبخون مارا اور انکو معہ ہمراہیوں کے شہید کیا صبح جب یہ خبر خواجہ صاحب کو
معلوم ہوئی تو ان سبکو دفن کیا بعدازاں یہ خبر سلطان معین الدین کو پہنچی اس نے یورش کر کے دشمنوں سے
پورا بدلہ لیا اس کے بعد فضل الہی سے اسلام کی روشنی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگی اور خاندان تیموریہ
قبضہ ہندوستان پر ہو گیا جن کے سبب سے آجتک اسلام جاری ہے اور خدا کے فضل و کرم سے روز بروز ترقی کر رہا ہے
جیسا کہ حال کی مردم شماری سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے گذشتہ دس سال میں سات فیصدی ترقی کی ہے خداتعالی مذہب
اسلام کو پوری ترقی عطا فرما آمین ثم آمین بعد اس کے خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی باطمینان تمام
اپنی زندگی یاد خدا میں بسر کرنے لگے عرصہ تہتر سال تک شہر اور باہر کے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا سیر العارفین
میں لکھا ہے کہ خواجہ صاحب بعد نکاح کے سات سال تک زندہ رہے پھر برضا حقتعالے ۹ سالکی عمر میں ۶ رجب
۶۳۳ھ کو انتقال فرمایا اخبار الاخیار وغیرہ میں تحریر ہے کہ بوقت وفات آپکی پیشانی پر بخط سبز یہ عبارت